ہفت روزہ بجائے ماہوار پنجروپے (۵) قیمت فی پرچہ ۱/

بدر

قادیان

ایڈیٹر سید قاسم علی احمدی

ایل نمبر ۲۲۹۶

جلد ۱۳ قادیان مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۴۷ھ نمبر ۱۴

ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰ر ۲۷ر تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے،

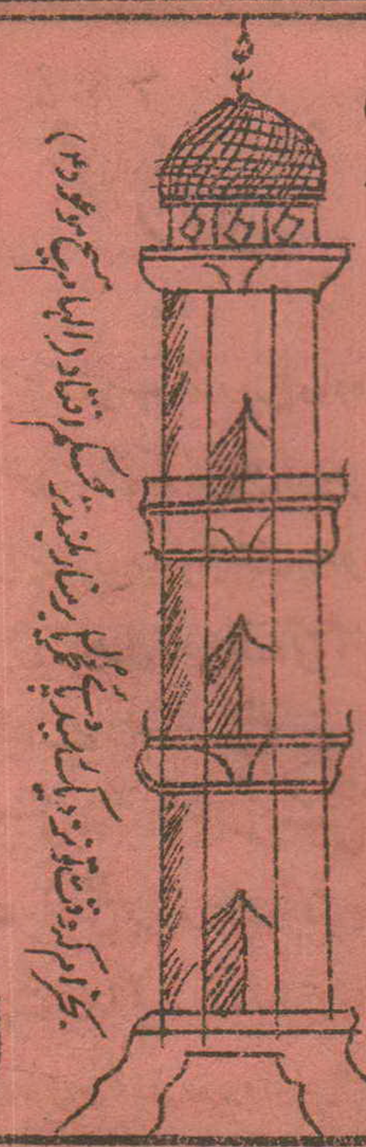

(بجائے کرشن مندر کے جو اب مسجد موجود ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۷ر جولائی کو ایک یوم کے لئے روز افروز قادیان پہنچے۔ اور پھر ڈلہوزی واپس تشریف لیگئے حضور کی صحت اب اچھی ہے الحمد للہ۔

یہ خبر نہایت افسوس اور رنج سے سنی جاتی ہے۔ کہ ۵ر جولائی کی صبح کو ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب کی دختر نیک اختر اہلیہ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ وفات پاگئیں۔ یہ موت زچگی کی حالت میں ہوئی۔ ۳۰ر جون کو مرحومہ کے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کے بعد وہ بیمار ہو کر جاں بر نہ ہوسکیں۔ اسی دن بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق کو اس صدمہ میں شیخ صاحب کے خاندان اور صوفی مطیع الرحمن صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالےٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے آمین

مرحومہ کے تین بچے ہیں سب سے چھوٹی وہ لڑکی ہے۔ جو ابھی پیدا ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

(۲) خاکسار ایڈیٹر فاروق ۶ر جولائی کو ڈیچکوٹ ضلع لائل پور میں غیر احمدیوں کے جلسہ پر گیا تھا۔ جہاں آریہ سماج کے گندہ دہن اپدیشک پنڈت دیو سے نیوگ پر مباحثہ ہوا۔ اور جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا۔

مباحثہ میں بے نظیر کامیابی خدا نے عطا فرمائی۔ ایک ہندو مسلمان ہوا۔ اور آریہ مناظر نے علی الاعلان تسلیم کرلیا۔ کہ نیوگ آریوں کا دھرم نہیں ایسا ہی حرام ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے مذہب میں خنزیر حرام ہے۔ اس پر تمام سامعین نے جن میں ہندو۔ مسلمان سکھ صاحبان تھے۔ تالیاں بجا کر مسلمانوں کو کامیابی کی مبارکباد دی۔ الحمد للہ۔ مفصل آئندہ :۔

چھٹے ظلمت سے حاصل ہو گیا نور یقین ہمکو

(از خان کابلی (خوست)

کسی کا آفتاب حشر ہے نور مبیں ہم کو
قیامت ڈھائی ہے دکھلا کے چشم سرمگیں ہمکو

ہزاروں ماہرو اپنی اداء سے دل لبھاتے ہیں
ترا ہی جلوہ ہے آنکھوں میں اے جاں خوشنشین ہمکو

کلاہ عاشقی سر پہ ہو داغ عشق دل پہ ہو
سوا اس کے نہیں درکار ہے تاج و نگیں ہم کو

محمد سرور کونین کی الفت میں مرجائیں
یہی اس زندگی میں دے خدا خلد بریں ہم کو

وہی اسلام سے الفت ہے سر میں اس کا سودا ہے
چھٹے ظلمت سے حاصل ہو گیا نور یقین ہم کو

ہر اک خشکی تری کا ذرہ ذرہ ملک ہے اس کی
نظر آتا ہے اس کا آسماں اس کی زمیں ہم کو

غلام احمد مرسل کے ہم اے خان شیدا ہیں
خدا دے بہر مدفن قادیاں کی سرزمیں ہم کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق بک ایجنسی کی مختصر فہرست کتب ردّ آریہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار

شیشہ گن اس میں ویدوں کے الہام پر دس فائر ایسے زبردست کئے گئے ہیں جس سے ویدک دھرم کا قلعہ مسمار ہو کر سطح زمین سے مٹ گیا ہے۔ آریہ سماج کا کسی آریہ یا پنڈت کو اس کا جواب لکھنے کی ہمت نہ پڑی۔ دو سو روپیہ کے انعام پر یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ یہ دس فائر اگر ذہن نشین کر لئے جائیں۔ تو پھر کسی آریہ کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوگی۔ قیمت صرف ۴ر

ٹارپیڈو یہ وہ حربہ ہے۔ کہ اگر تمام مسلمان اس کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو تھوڑے عرصہ کے اندر آریہ سماج اور ہندو سوسائٹی کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے۔ اور مسلمان اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ کتاب تین دفعہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اب چوتھی دفعہ چھپ رہی ہے۔ ہر ایک مسلمان کے گھر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ پڑھے ہوئے خود پڑھیں۔ اور جو پڑھے لکھے نہیں وہ دوسروں سے سنکر اس پر عمل کریں۔ اپنے مضمون کی یہ ایک ہی لاجواب کتاب اس وقت تک ہندوستان میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت صرف ۴ر

ویدوں کے سربستہ راز اگر آپ ویدوں کی تعلیم اور ویدوں کی توحید اور ویدوں کی حقیقت دیکھنا چاہیں۔ تو اس لاجواب مجموعہ کو دیکھیں۔ آپ کو ویدوں کے متعلق ناقابل تردید امور معلوم ہو جائیں گے۔ قیمت ۵ر

ویدک توحید کا آئینہ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ منگائیے۔ اور ملاحظہ فرمائیے۔ اور مصنف کے حق میں دعا خیر کیجئے۔ قیمت صرف ۲ر

پیدائش عالم آریوں کے اس مسئلہ کی تردید کہ دنیا کا سلسلہ ازلی ہے اور پیدا شدہ نہیں۔ خود بخود ہے۔ جس کی ابتداء کوئی نہیں۔ اس باطل عقیدہ کی تردید آریوں کی مستند کتابوں اور عقلی دلائل سے قابل دید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

تنبیہ زبانِ دراز ایک منہ پھٹ آریہ کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت ۱ر

ایک مسلمان کا پیغام اذان پر جو آریہ وغیرہ اعتراضات کرتے ہیں۔ اس کا جواب ہے۔ قیمت ۲ر

رسالہ گوشت خوری مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ۲ر

دھرمپال کا چٹھا قابل دید رسالہ ہے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۱ر

صاعقہ ذوالجلال آریوں نے جو ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور زید کے نکاح پر گستاخانہ اعتراضات کئے تھے۔ اونکا تحقیقی اور علمی اور تاریخی جواب اس میں دیا گیا ہے۔ جو تین دفعہ چھپ چکا ہے۔ ۳ر

تصدیق کلام ربانی ایک ید زبان آریہ نے "سلمانی کے بانی کی کہانی" نام سے ایک رسالہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں نہایت گندہ ذہنی کر کے شائع کیا تھا۔ اس کا جواب اس میں دیا گیا ہے۔ اور تمام اعتراضات کی تردید کر کے غیر مسلم عیسائی مؤرخوں کی قلم سے حضور انور صلعم کی پاک باطنی اور بزرگی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

چشمہ معرفت آریہ سماج کے جملہ عقائد کی تردید اور اسلام کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم مبارک سے مکمل اور مفصل اور مدلل اور محکم دیکھنا ہو۔ تو اس لاجواب کتاب کا مطالعہ کرو۔ ضخیم کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

حدوث روح و مادہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل کی وہ نادر تصنیف جس میں مصنف ممدوح نے آریوں کے مسئلہ قدامت روح و مادہ کی حقیقت کھولکر بدلائل عقلیہ و نقلیہ قرآن مجید اور احادیث اور کتب آریہ سے دکھا دی ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ روح و مادہ خدا کی مخلوق ہے نہ کہ غیر مخلوق۔ اس کے ساتھ ہی آریوں کے مسئلہ نجات اور تناسخ پر اور اسلامی بہشت پر خوب سیر کن بحث کر کے قابل تردید کی تردید اور لائق تائید کی تائید اور اثبات کیا گیا ہے۔ قیمت عہ ۱۲ر

چشمہ ہدایت ہستی باری تعالیٰ کا سائنس اور عقل سے ثبوت دیا گیا ہے۔ تناسخ پر زبردست اعتراضات کر کے اس کو باطل ثابت کر دیا گیا ہے۔ روح و مادہ کے مخلوق ہونے پر نئے طرز اور فلسفہ جدیدہ اور سائنس و ڈاکٹری علوم کے ذریعہ بحث کی گئی ہے۔ نہایت لاجواب کتاب ہے۔ قیمت ۵ر

تصدیق براہین احمدیہ آریوں کے پنڈت لیکھرام مفتول کی تکذیب براہین احمدیہ کا جواب حضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح اولؓ کے دست مبارک سے قیمت صرف عہ ۱۲ر

سرمہ چشم آریہ آریوں کے بہت اعتراضوں کا جواب معجزہ شق القمر کا ثبوت اسلامی صداقت کے دلائل۔ قانون قدرت کا فلسفہ دیکھنا ہو تو اس کو دیکھو۔ قیمت عہ ۴ر

ازالۃ الشکوک ایک بدلگام آریہ کے بیس اعتراضوں کا جواب قیمت ۲ر

آئینہ اسلام آریوں کے اس گندے لٹریچر کا جو اشدھی کے جنگ یعنی ملکانہ راجپوتوں کے اشدھ کرنے کے زمانہ میں اسلام کے خلاف مختلف کتابوں میں شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

آریہ سماج اور گاندھی آریوں کی کتاب ستیارتھ پرکاش اور آریہ لیکچراروں اور لیڈروں کے خلاف جو مسٹر گاندھی نے مضامین لکھے تھے۔ اس پر آریوں نے بہت چیخ و پکار کی تھی۔ اس کتاب میں محاکمہ کے طور پر ہر ایک اس اعتراض کا جو مسٹر گاندھی نے کئے تھے ثبوت دیکر آریوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی نے جو کچھ آریہ سماج کے متعلق لکھا ہے۔ بالکل درست ہے۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ ہے۔ فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۶ رجون ۱۹۲۷ء

احمدی مشن

ذکر حبیب

(از قبلہ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ)

یہ وہ تقریر ہے۔ جو دسمبر ۲۶ء کے سالانہ جلسہ پر مکرمی مفتی محمد صادق صاحب سابق مشنری امریکہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پاک کے متعلق فرمائی تھی۔ اور محترمی ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل نے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو اشاعت کے لئے عطا فرمائی۔ جزاہم اللہ۔

(ایڈیٹر)

میری تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سنانے پر ہے۔ اگرچہ بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جن کو میں پہلے بھی سنا چکا ہوں مگر اچھی باتوں کا بار بار سنانا بھی مفید ہوتا ہے تاکہ نیک باتیں ذہن نشین ہوتی رہیں۔

میں سب سے پہلے ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۱ء کی سردیوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جس کو آج ۳۶ سال گذر رہے ہیں۔ مجھے حضرت کی وفات تک اکثر حصہ آپ کے قدموں میں گذارنے کا اتفاق ہوا۔ میں جب پہلی دفعہ یہاں بیعت کے لئے آیا۔ اسوقت ریاست جموں کے ہائی سکول میں مدرس تھا۔ تڑپ تھی کہ ملازمت چھوڑ کر حضورؑ کی خدمت میں رہوں۔ اسلئے آنحضورؑ سے ملازمت چھوڑنے کی بارہا اجازت چاہی۔ مگر حضورؑ نے اجازت نہ دی۔ فرمایا یہاں کو چاہیئے کہ قیام فیما اقام اللہ رکھے۔ وہیں کھڑا رہے۔ جہاں خدا نے اسے کھڑا کیا ہے۔ اور اپنی نوکری کو خود نہ چھوڑے جب تک کہ اس کے چھوٹنے کا کوئی سامان نہ ہو جائے۔ یا اس سے بہتر کوئی اور کام نہ مل جائے۔ دنیا میں دین کی خدمات انسان کئی طریق سے کر سکتا ہے۔ اور تمام خدمات ایک ہی شخص نہیں کر سکتا۔ اور مومن کا کام خدمت ہے۔ نہ کہ حصول لذت۔ جس طرز میں اللہ تعالےٰ کسی کو دینی خدمت کی توفیق دے۔ وہی اس کے واسطے سعادت ہے۔

آخر دس سال بعد ۱۹۰۱ء میں آنحضورؑ نے مجھے ہجرت کر کے اپنے قدموں میں رہنے کی اجازت دی۔ ان دنوں میں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں آڈیٹر تھا۔ اس ملازمت سے مستعفی ہو کر میں قادیان میں رہ پڑا۔ دو سال یہاں کے ہائی سکول میں اور دو سال یہاں کے کالج کا سپرنٹنڈنٹ رہنے کے بعد حضرت صاحبؑ کے فرمانے سے اخبار بدر کا چارج لے لیا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق دی۔ اور یہاں آنحضورؑ اور آپؑ کے غلام کی صحبت میں جو نعمت پائی وہ ممکن نہیں کہ دفتر میں پا سکتا۔ اس دفتر میں میرے ساتھ کے کلرک اب بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں۔ لیکن جب کبھی ان سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ وہ مجھ پر رشک کرتے ہیں۔ مجھے کبھی ان پر رشک نہیں ہوتا۔ مقام خلافت کے مقابلہ میں تو کوئی چیز کچھ ہستی نہیں رکھتی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں رہنے والوں کو بھی وہ مقام حاصل ہوتا ہے کہ اور کوئی دنیا کا بڑے سے بڑا عہدہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جو دوست قادیان رہائش کے لئے آنا چاہیں۔ وہ پہلے خلیفہ وقت سے اجازت لیا کریں۔ کیونکہ بہت سے دوست سمجھتے ہیں۔ کہ قادیان بہشت کی جگہ ہے۔ دارالامان ہے۔ وہاں تو فرشتے ہی فرشتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ بے شک فرشتے یہی یہاں ہیں لیکن انہیں اپنے متعلق بھی سوچ لینا چاہیئے۔ کہ آیا وہ بھی فرشتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ فرشتوں کے مقام تک پہنچے ہوئے نہ ہونگے۔ تو انکے ابتلا میں آجانے کا خطرہ ہوگا۔ یا ان سے دوسروں کو ابتلاء میں پڑنے کا خطرہ ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے وہ خلیفہ وقت سے اجازت لیا کریں۔ اور استخارہ بھی کر لیا کریں۔ تاکہ قادیان میں آنا ان کے لئے اور دوسروں کے لئے بابرکت ہو۔

کیا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو نبی کہا ہے؟

آجکل یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی کبھی اپنے نام کے ساتھ لفظ نبی لکھا ہے۔ علاوہ ان دلائل اور حوالجات کے جو اس بارے میں کتابوں اور اخباروں میں لکھے جا چکے ہیں۔ میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

ایک انگریز پادری پگٹ نام نے غالباً ۱۹۰۳ء میں دعوے مسیحیت کیا۔ کچھ عیسائی اسکے ساتھ شامل ہو گئے۔ اس نے یہاں بھی اپنے دعوے کے متعلق اشتہارات بھیجے۔ جنہیں وہ حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور اس کے حالات سنائے۔ حضرت سنتے ہی اندر تشریف لے گئے۔ اور اس کو چیلنج کرتے ہوئے ایک مضمون لکھا۔ میں اس وقت مولوی محمد علی صاحب کے پاس ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر میں جو مسجد مبارک کے ساتھ ہے۔ بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ کوئی بچہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک صفحہ کا چھوٹا اشتہار لے آیا۔ میں اور مولوی صاحب تعجب کرنے لگے۔ کہ حضرت نے خلاف عادت ایسا مختصر مضمون صرف ایک صفحہ کا لکھا ہے۔ پہنے وہ اشتہار پڑھا۔ اور اس اشتہار کے آخر میں آپؑ کے دستخط تھے۔

النبی

مرزا غلام احمدؑ

مولوی صاحب نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کر کے چھپوایا۔ ممکن ہے۔ کہ حضرت صاحب کا اصل مسودہ اردو اب تک ان کے پاس ہو۔

ایک اور واقعہ جس میں آپ نے اپنے آپکو نبی کہا یہ ہے۔ آپ کے زمانہ میں ایک امریکن بمعہ ایک لیڈی کے آپ کی ملاقات کے واسطے قادیان آیا۔ وہ امریکن اردو نہ جانتا تھا۔ اور حضرت صاحب انگریزی نہ جانتے تھے اس واسطے مجھے ترجمان بنایا گیا۔ اس امریکن نے کہا کہ میں امریکہ کا ایک اخبار نویس ہوں۔ میں نے اس سفر کے پروگرام میں وہیں سے یہ کیا تھا کہ ہندوستان میں اس شخص سے ضرور ملتے جاؤں گا۔ جو مدعی نبوت ہے۔ اور آج اسی واسطے قادیان آیا ہوں۔ اور میرا پہلا سوال آپ سے یہ ہے۔ کہ کیا آپ واقعی نبی ہیں حضرت نے فرمایا۔ بے شک میں نبی ہوں۔ اس پر دوسرا سوال یہ کیا۔ کہ آپؑ کے نبی ہونیکا کیا ثبوت ہے حضرتؑ نے فرمایا۔ میرے نبی ہونے کا ثبوت تمہارا یہاں آنا ہے۔

اس نے کہا۔ میرا یہاں آنا آپ کی نبوت کا کیسے ثبوت ہو سکتا ہے۔ وہ حیران ہوا کہ اس کے یہاں آنا نبوت سے کیا تعلق رکھتا ہے۔ اور نبوت کا ثبوت کیسے بن گیا۔ غرض اس نے کہا۔ کہ مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔

حضرتؑ نے فرمایا سنیئے نبی وہ ہوتا ہے جو خدا سے خبریں پا کر قبل از وقت شائع کر دے۔ اور وہ خبریں اسی طرح پوری ہوں جس طرح اس نے بیان کی تھیں۔ آج مجھے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے کئی خبریں بتائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی۔ کہ دور دراز سے لوگ تیرے ملنے کے لئے آئیں گے۔ یہ خبر آج سے ۳۰ سال پہلے سے شائع ہو چکی ہوئی ہے۔ جواب پوری ہو رہی ہے۔ چنانچہ دور دراز سے آنے والے لوگوں میں سے آپ بھی ہیں اس لئے آپ بھی میری نبوت کا ثبوت ہیں۔

ایک دفعہ آپ کی زندگی کے آخری ایام میں لاہور میں ایک انگریزی اخبار میں نے پڑھا۔ کہ ایک تھیٹر میں بذریعہ بیجک لینٹرن ایک انگریز اپنے حالات سیاحت بیان کرتا ہے۔ میں بھی اس کا لیکچر سننے گیا۔ لیکچر کے خاتمہ پر میں وہاں ہی بیٹھا رہا۔ وہاں ایک لیڈی بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس جا بیٹھا۔ کچھ اس سے حالات معلوم کئے معلوم ہوا کہ وہ لیکچرار سیاح کی بیوی تھی تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند انگریز آیا۔ اس سے بھی باتیں کرنے کا موقعہ مل گیا۔ آخر میں نے اُسے کہا۔ پروفیسر تم نے کوئی نبی بھی دیکھا۔ کہنے لگا نہیں مجھے کہیں کوئی نبی نہیں ملا۔ میں نے کہا۔ آج یہاں لاہور میں خدا تعالیٰ کا ایک نبی ہے۔ اس لفظ کو سنکر وہ بہت خوش ہوا۔ اور بڑی خواہش ظاہر کی کہ میری اس نبی سے ملاقات کراؤ۔ اس نے بہت سے سائنٹفک (سائنس) اور علم نجوم کے متعلق سوالات کئے۔ ہر ایک جواب جو حضرت صاحبؑ نے دیا۔ اس پر اس نے بہت ہی تشفی کا اظہار کیا۔ اور بہت شکریہ کرتا ہوا گیا۔ اور اس کے ساتھ میرا سلسلہ خط و کتابت جاری رہا۔ اور بالآخر نیوزیلینڈ میں جا کر وہ مسلمان ہو گیا اور اپنے آپ کو احمدی لوگوں پر ہی ظاہر کرتا تھا۔ اس کا نام پروفیسر کلی منٹے ریگ تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسانی زندگی کا مقصد اصلی یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے ساتھ پاک تعلق پیدا کرے۔ اور یہی ہماری جماعت کی غرض ہے۔

فرماتے تھے۔ موت سے ڈرنا نہیں چاہیئے موت تو فقط نقل مکان کا نام ہے۔ جیسے ایک گھر سے انسان دوسرے گھر میں چلا جاتا ہے۔ ہر انسان میں خدا سے ملنے کا ایک جوہر رکھا گیا ہے۔ وہ جوہر عالم ثانی میں جانے کے بغیر شگفتہ نہیں ہو سکتا۔ اور عالم ثانی میں نہیں جا سکتا۔ جب تک اس پر موت نہ آئے۔ اس واسطے ہر انسان کے لئے موت لازمی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو پالتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے خرچ برداشت کرتا ہے اور اس سے بہت محبت رکھتا ہے۔ اور اسے اپنے پاس سے جُدا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جب وہ شادی کی عمر تک پہونچ جاتی ہے۔ تو وہ اس کی شادی کر دینے اور دوسرے گھر میں بھیج دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ کیونکہ جو جوہر اس کے اندر رکھا گیا ہے۔ وہ بغیر شادی کے شگفتہ نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے والدین اسے اپنے ہاتھ سے ڈولی میں ڈالکر بچشم گریاں اُسے اپنے پاس سے رخصت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ دنیا دارالابتلاء ہے۔ اس لئے دنیا میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ مصائب اس لئے آتے ہیں۔ کہ انسان سیدھا ہو جائے۔ بظاہر مومن پر مصائب زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور کافر پر کم۔ کیونکہ مومنوں کی مثال ان بھیڑوں کی طرح ہے۔ جن کا گڈریا ان کے ساتھ ہے اور انہیں دائیں بائیں آوارہ ہو جانے سے برابر روکتا ہے۔ اور بے راہ قدم دھرنے پر سرزنش کرتا ہے۔ لیکن کفار کی مثال ان بھیڑوں سے ہے جن کا کوئی چرواہا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ بھیڑیں آزادی کے لئے جنگل میں علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ وہ جنگل میں دن بھر کو خوب کھیلینگی کودینگی۔ لیکن رات کے پڑنے پر بھیڑیا آئیگا۔ اور انہیں پھاڑ ڈالے گا۔ لیکن وہ بھیڑیں جو پابندی میں ہیں۔ ان کا گلہ بان انہیں کبھی ادھر سے کبھی ادھر سے مار مار کر ریوڑ میں رکھتا ہے۔ وہ بظاہر تکلیف میں ہوتی ہیں۔ لیکن وہ بڑے خطرات اور تباہی سے محفوظ ہوتی ہیں۔ اسیطرح مومن سے ذرہ غلطی ہو جاتی ہے۔ تو اسے تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ اور بڑی تکالیف سے اُسے بچالیا جاتا ہے۔

فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب انسان پر مصائب آتی ہیں۔ تو وہ روتا ہے۔ لیکن وہ جو مصیبت کے آنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کے حضور خشیت سے گریہ وزاری کر لیتا ہے۔ اس کے مصائب ٹل جاتے ہیں۔ جو شخص مصائب کے آنے سے پہلے خدا کے حضور راتوں کو اُٹھ کر روتا رہتا ہے اسے بعد میں رونا نہیں پڑتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زبان پر بار بار سبحان اللہ سبحان اللہ کا کلمہ جاری رہتا تھا۔ آپؑ یہ وظیفہ کیا کرتے تھے۔ وہ استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھتے تھے۔ درود شریف بہت پڑھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ ایک دوست کی آنکھیں بہت دُکھتی تھیں۔ انہوں نے بہت علاج کرائے۔ لیکن آرام نہ ہوا۔ اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ حضورؑ مجھے کوئی علاج بتائیں۔ آپؑ نے اسے فرمایا۔ کہ تم اس طرح دعا کیا کرو۔ کہ اے میرے خدا میرے وہ گناہ بخش جن کے سبب سے میں آنکھوں کی مرض میں گرفتار ہوں چنانچہ اس کے اس طریق پر چند دن دعا کرنے سے اس کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔

ایک دفعہ فرمایا۔ سارے قرآن شریف کا خلاصہ سورۂ فاتحہ میں ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں آجاتا ہے۔ اور بسم اللہ کا خلاصہ حرف ب میں آجاتا ہے۔ گویا سارے قرآن کا خلاصہ اس حرف ب میں آجاتا ہے۔ جس طرح با حرف ب کے بولنے میں نیچے اور اوپر کا ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان خدا کی طرف بڑھے تو خدا انسان کی طرف بڑھتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے رب سے ملجاتا ہے۔ تمام تعلیمات کی غرض یہ ہے۔ کہ انسان اپنے خدا کے ساتھ متحد ہو جائے۔

ایک شخص حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی۔ مجھے کچھ نصائح فرمائیں۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اس نے کہا حضورؑ میں اَن پڑھ آدمی ہوں۔ اسلئے مجھے معلوم نہیں۔ کہ تقویٰ کیا ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ تقویٰ یہ ہے۔ کہ جس چیز میں تم نو حصے جواز کے دیکھو اور ایک حصہ عدم جواز کا دیکھو۔ اُسے بھی چھوڑ دو۔ اور اس سے بہتر بات اختیار کر لو۔ جو کہ ہر طرح سے پختہ ہو اس میں کوئی شک اور شبہ کی گنجائش نہ ہو۔

نماز میں ہاتھ باندھنے کے متعلق کہ آدمی سینے پر باندھے یا ناف پر۔ فرماتے تھے۔ کہ ان باتوں میں جھگڑے نہ کرو۔ ایک شیعہ کو جو احمدی ہوا۔ اس کی درخواست پر اجازت فرمائی۔ کہ ہاتھ کھولکر نماز پڑھ لیا کرے۔ جیسا شیعہ پڑھتے ہیں لیکن حضورؑ کی اپنی عادت یہی تھی۔ کہ ہمیشہ سینہ پر ہاتھ باندھا کرتے تھے۔ نماز میں حضرت صف اول میں دائیں طرف کھڑے ہوا کرتے تھے۔ عموماً خود نماز نہیں پڑھاتے تھے۔ پہلے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ امام ہوا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے۔

ایک دن نماز ہو رہی تھی۔ ایک کشتی جب امام سجدے سے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ تو حضرت صاحب اس خیال میں ہیں کہ التحیات میں بیٹھنے کا وقت ہے۔ بیٹھ گئے۔ دن کا وقت تھا۔ قرأت بالجہر نہ تھی۔ جو آپکو معلوم ہو جاتا۔ کہ امام کھڑا ہے۔ اور آپؑ کی عادت نہ تھی۔ کہ نماز میں دائیں بائیں کا خیال رکھیں۔ اور معلوم ہوتا رہے۔ کہ امام کھڑا ہے۔ یا بیٹھا ہے۔ جب امام اللہ اکبر کہکر رکوع میں جھکا۔ تو آپ کھڑے ہونے کے واسطے اُٹھے۔ تب آپؑ کو محسوس ہوا۔ کہ لوگ رکوع میں ہیں۔ تو آپؑ بھی رکوع میں شامل ہو گئے۔ اور اس رکعت کو جس میں آپ نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھا تھا۔ رکعت شمار کر کے امام کے ساتھ ہی آپؑ نے سلام پھیر دیا۔ نماز ختم ہونے پر آپؑ بیٹھ گئے۔ اور جو علماء موجود تھے۔ ان سے اس امر کا ذکر کیا۔ اور دریافت کیا۔ کہ ان کی رائے میں یہ مسئلہ کس طرح سے ہے۔ آیا وہ رکعت ہوئی یا نہ ہوئی۔ علماء نے اپنا اپنا خیال ظاہر کیا۔ تب حضورؑ نے فیصلہ دیا۔ کہ جو شخص مثلاً عید میں شامل ہو۔ ایسے وقت جب کہ امام رکوع میں ہو۔ تو اگرچہ اس رکعت میں اس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھا ہو۔ وہ رکعت ہو جاتی ہے۔ اور جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ لا صلوٰۃ الا بقراءۃ الکتاب۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کے سوائے نماز نہیں ہوتی ہے۔ یہ درست ہے مگر اس میں یہ نہیں۔ کہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے بغیر رکعت نہیں ہوتی۔ اگر نمازی ایک رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکا۔ تو دوسری میں وہ ضرور پڑھے گا۔ اور اس کی نماز تو سورۂ فاتحہ سے خالی نہیں رہ سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سب سے پیاری چیز دین اسلام کی اشاعت تھی۔ ایک دفعہ کسی شہر میں مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کا غیر احمدیوں سے مباحثہ ہوا۔ جس میں ان کو کامیابی ہوئی۔ ایک دوست کو انہوں نے وہاں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھیجا۔ کہ یہ خوشخبری حضرت صاحب کو سنائیں جب وہ دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہونے کیواسطے دروازے پر پہنچے۔ تو انہوں نے ایک لڑکا اندر بھیجا۔ اتفاقاً اس وقت میں اندر حضرت صاحبؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور کچھ کام تحریر کا یا کسی کتاب کے سنانے کا حضرت صاحبؑ کی پیشی میں کر رہا تھا۔ حضرت صاحبؑ نے مجھے حکم دیا۔ کہ باہر جاکر دریافت کروں۔ کہ وہ کیا پیغام لائے ہیں۔ میں گیا اور ان سے دریافت کیا۔ مگر اس دوست نے کہا۔ کہ میں آپکو نہیں بتلا سکتا۔ ایک بہت ہی اہم بات ہے۔ اور مولوی صاحب کا مجھے حکم ہے۔ کہ خود حضرت صاحب کو ہی سناؤں۔ میں نے اندر جاکر عرض کیا۔ کہ وہ حضورؑ کو ہی سنانا چاہتا ہے۔ فرمایا۔ میں ضروری کام میں مصروف ہوں ان کو کہیئے۔ کہ آپکو ہی سنادیں۔ میں پھر گیا تب انہوں نے یہ خبر مجھے سنادی۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب نے مخالف مولوی کو ایسا لتھاڑا اور پچھاڑا اور بھگایا۔ حضرت صاحبؑ سے میں نے سب عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ تو اتنا زور دیتے تھے کہ گویا ایسی خبر لائے ہیں۔ کہ یورپ مسلمان ہوگیا۔

حضرت اقدسؑ گرمیوں میں نماز مغرب کے بعد عشاء تک چھوٹی مسجد کے شہ نشین تک بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص اسوقت آپؑ کے ملنے کے لئے آیا۔ اسوقت مولوی عبدالکریم صاحب محراب کے پاس درمیان میں بیٹھے تھے اور وہ بھاری جسم کے آدمی تھے۔ اس نے سمجھا کہ یہی حضرت مسیح موعودؑ ہیں۔ وہ انکے مصافحہ کے لئے آگے بڑھا۔ تو مولوی عبدالکریم فرمانے لگے۔ او تینوں نہیں دسدا ایہہ نبیوں والا منہ اے۔ یعنے تم کو کچھ نظر بھی نہیں آتا۔ کیا میرا منہ مسیح موعودؑ کا سا منہ ہے۔ حضرت صاحب تو وہ بیٹھے ہیں۔ ان سے پہلے مصافحہ کرو۔

ایک دفعہ ایک شخص باہر سے آیا۔ وہ صوفیوں سے ملنے والا تھا۔ اور ظاہری ادب وآداب کا بہت دلدادہ تھا۔ کہنے لگا۔ حضرت آپؑ کی مجلس میں رُعب نہیں۔ فرمایا۔

یہ میرے دوست ہیں۔ دوستوں میں محبت کا تعلق ہوتا ہے۔ نہ کہ رعب کا۔ مگر تم ناواقف ہو۔ تمہاری مثال اس شخص سے ہے جو پہاڑی جنگل میں اکیلا جارہا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ اور وہاں یہ گیا۔ اُسے محسوس ہوا۔ کہ وہاں کوئی جانور بھی ہے۔ اِدھر اُدھر ہاتھ مارے اسے ایسا خیال ہوا۔ کہ کوئی بکری ہے جو اس کے قریب بیٹھی ہے۔ اس کے بدن پر ہاتھ پھیرتا رہا۔ کہ یہ غریب بھی میری طرح بارش سے بچاؤ کے واسطے یہاں آ بیٹھی ہے جب صبح کی روشنی غار میں پہونچی۔ تب اسے معلوم ہوا۔ کہ وہ بکری نہ تھی شیر تھا۔ جب حضرت نے یہ مثال سنائی۔ تو اس شخص پر ایک لرزہ پڑا۔ اور وہ کھڑا ہوکر ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگا۔ کہ میری گستاخی معاف کی جائے۔ میں نے اب حضورؑ کو پہچانا ہے۔ اور میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ میری بیعت قبول کیجائے۔

آپؑ بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ ماں باپ کی بہت عزت کرنی چاہیئے۔ سوائے دینی باتوں میں۔ باقی باتوں میں ہر حالت ان کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

ایک دفعہ چھوٹی مسجد کی سیڑھیوں میں حضورؑ کھڑے تھے۔ ایک نے کہا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ ایک دفعہ چھوٹی مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہوکر آپؑ ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ کہ اگر تیرا باپ تجھے کہے۔ کہ کنوئیں میں گر جا۔ تب بھی ان کی اطاعت کر

لاہور سے ایک رخصت کے موقعہ پر میں قادیان آیا۔ رخصت صرف تین دن کی تھی۔ ان دنوں رات گیارہ بجے کے قریب گاڑی بٹالہ پہنچتی تھی۔ میں گاڑی سے اُترتے ہی رات پیادہ پا چل پڑا۔ راستہ میں ایک جگہ بیٹھ کر میں نے دعا کی۔ یا الٰہ الکریم مجھے اس دفعہ قادیان رہنے کا بہت تھوڑا وقت ملا ہے۔ اور حضرت صاحب عموماً بہت کم وقت باہر تشریف لاتے ہیں۔ بعض دفعہ بسبب علالت بالکل ہی نہیں آتے۔ اے خدا آریہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ تو وقت کا خالق نہیں۔ مگر ہم تو تجھے وقت کا بھی خالق اور مالک مانتے ہیں۔ تو جو چاہے۔ کر سکتا ہے۔ سبھی کچھ تیرے اختیار میں ہے۔ تو چاہے تو گھنٹوں سے سالوں کا کام لے سکتا ہے۔ مرحمت فرما۔ کہ ان تین دنوں میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے کا اتنا موقعہ ملجائے۔ جیسا کہ عموماً لوگوں کو مہینوں میں بھی نہیں ملتا۔ یہ دعا کرتا ہوا میں قادیان میں داخل ہوا۔

قادیان پہنچکر میں چھوٹی مسجد میں چُپ چاپ لیٹ رہا۔ اذان ہونے پر نماز میں شامل ہوا۔ بعد نماز حضرت صاحبؑ سے مصافحہ ہوا۔ آپ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ مفتی صاحب آپ خوب موقعہ پر آگئے۔ آج ہی ہمارے پاس انجیل کی ایک تفسیر آئی ہے۔ جو اردو میں لکھی ہے۔ ہم اس کو سننا چاہتے ہیں۔ آپ کو کتنی رخصت ہے۔ میں نے عرض کی۔ حضورؑ تین دن کی رخصت ہے۔ فرمایا۔ بس ٹھیک ہے۔ تین دن میں کتاب ختم ہو جائیگی۔ میں آپ کو اندر ہی بُلا لیتا ہوں۔ اس طرح تین دن صبح سے شام تک مجھے حضرت صاحبؑ کی صحبت میں حاضر رہنے کا موقعہ ملا۔ فالحمد للّٰہ۔

سیرت مسیح موعودؑ

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تصنیف فرمائی۔ ہر ایک احمدی کو اسکا مطالعہ ضروری ہے۔ صرف ۵ کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں۔

(مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

غیر مبائعین سے یکصد مطالبات

مطالبہ نمبر ۶۰ غیر مبائعین حضرات کہا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت صاحب نے اپنے لئے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ کہ "میں ظلی نبی ہوں" اس لئے آپؑ نبی نہیں۔ حالانکہ ادنےٰ تامل سے یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ کہ موصوف کے ساتھ کسی صفت کے متعلق ہونے سے موصوف غائب نہیں ہو جاتا۔ جیسے ہم کہیں۔ کہ عربی نبی تو کیا عربی کہنے سے نبی کی نفی ہو جائے گی۔ ہرگز نہیں۔ مگر تاہم میں اپنے دوستوں سے ملتمس ہوں۔ کہ اگر ان کا مفہوم درست ہے۔ تو حضرت اقدسؑ کی مندرجہ ذیل عبارت کے کیا معنی ہیں۔ جہاں آپ فرماتے ہیں۔ کہ "حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے"۔ (کشتی نوح صـ۲۴) کیا حضرت کے لفظ ظل کے استعمال سے باقی ہدایت نامے ہدایت نامے نہیں؟

ایک شبہ کا ازالہ بعض دوست "ظلی نبی" کے اس مفہوم کی تائید میں جو غیر مبائعین صاحبان پیش کرتے ہیں۔ "ظل اللہ" کو پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ "ظلی نبی" صفت موصوف ہے۔ اور ان میں اتحاد ہے۔ اور ظل اللہ مضاف مضاف الیہ ہیں۔ جن میں تغائر ہے۔ فتدبروا۔

مطالبہ نمبر ۶۱ غیر مبائع حضرات کہا کرتے ہیں "مُہر" اس لئے ہوتی ہے۔ تا بند کر دے۔ اور یہ کسی چیز کے خاتمہ پر دلالت کرتی ہے۔ لیکن ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ "مُہر" تصدیق کے لئے ہوتی ہے اب آئے حکم عدل کے پاس آپ کیا فیصلہ فرماتے ہیں "سو جیب تم دعا کرو۔ تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو۔ جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں"۔ (کشتی نوح صـ۱۹)

کیا غیر مبائع حضرات کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

مطالبہ نمبر ۶۲ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں "میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں۔ جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے۔ تو بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی"۔ (کشتی نوح صـ۶)

اگر حضرت اقدسؑ نبی نہ تھے۔ تو اپنی پیشگوئیوں کو نبیوں کی پیشگوئیوں سے کیوں مشابہت دی۔ پھر تو چاہیئے تھا۔ کہ یوں فرماتے۔ کہ گذشتہ محض مجددوں میں تلاش کی جائے۔ لیکن آپؑ کا اس کے برعکس بیان واضح کر رہا ہے۔ کہ آپؑ فی الواقع نبی تھے۔ ورنہ یوں آپؑ نہ فرماتے! کیا آپ اپنے عقیدہ کو اس کے مطابق کرنے کے لئے تیار ہیں؟

مطالبہ نمبر ۶۳ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ سے شیر بہادر کا خطاب ملے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ درحقیقت بہادر ہی ہو۔ کیونکہ خدا انسان نہیں۔ کہ جھوٹ بولے۔ یا دھوکہ کھاوے۔ یا کسی پولیٹیکل مصلحت سے ایسا خطاب دیدے۔ جس کی نسبت وہ اپنے دل میں جانتا ہے۔ کہ دراصل وہ شخص اس خطاب کے لائق نہیں"۔ حضور کی اس عبارت سے عیاں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو کسی قسم کا کوئی خطاب عطاء فرماتا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ درحقیقت وہ شخص جسے خطاب دیا گیا ہے۔ ویسا ہی ہو مثلاً خدا تعالیٰ کی درگاہ سے کسی کو "کلیم" کا خطاب ملے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ واقعہ میں بھی خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ رکھتا ہو۔

اب حضورؑ کی مذکورہ بالا عبارت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مجھ پر ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹ و ۱۵۰)

کیا حضرت اقدسؑ کی تریاق القلوب کے ضمیمہ والی عبارت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے؟ منکرین نبوت مسیح موعودؑ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

گوہر وحی خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے ہے جائے صد افتخار
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشک تتار
یہ وہ ہے مفتاح جس سے آسماں کے در کھلیں
یہ وہ آئینہ ہے جس سے دیکھ لیں روئے نگار
بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہمارا فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار

مطالبہ نمبر ۶۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

حاشیہ لہ:۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب کے صـ۱۵۷ (پرانا ایڈیشن) پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اس جگہ کسی کو وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور تمام اہل علم و معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں۔ اور اس سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"۔

منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مری اولاد سب تیری عطا ہے جو ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

اور آپ نے ان بشارات کو جو اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی اولاد کے متعلق دیں۔ اپنی مختلف کتابوں میں شائع فرمایا۔ خلاصتہً مبارکہ بیگم کی آمین مطبوعہ ۱۹۰۱ء میں حضورؑ فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہاں ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھکو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

علاوہ ازیں حضور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ کے حاشیہ پر فرماتے ہیں۔

؎ قد اخبر رسول اللہ ان المسیح الموعود یتزوج ویولد لہ ففی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولدًا یشابہ اباہ ولا یأباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین والبشر فی ذالک ان اللہ لا یبشر الا نبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا اقدر تولید الصالحین الخ

ترجمہ:۔ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ مسیح شادی کریگا۔ اور اس کی اولاد ہوگی۔ سو اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح کو صالح اولاد عطا کریگا۔ جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگی۔ اور اس کی نافرمان نہ ہوگی۔ اور خدا کے معزز بندوں میں سے ہوگی۔ اور بشارت اس میں یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و اولیاء کو اولاد کی بشارت نہیں دیتا۔ مگر جب یہ بات مقدر ہوتی ہے۔ کہ صالح اولاد ہوگی۔

دیکھئے حضور اپنی اولاد کے متعلق درگاہ ایزدی سے ان کی بہتری کے لئے دعا فرماتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اور پھر ایک یا دو دفعہ نہیں بلکہ "بارہا" حضور کو اللہ تعالیٰ اطلاع دیتا ہے۔ کہ کبھی تیری اولاد جادہ مستقیم سے انحراف نہ کرے گی۔ بلکہ نیک و پاک ہوگی۔ بڑھے گی۔ پھلے گی۔ اور پھولے گی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کی اولاد نیک و صالح ہوگی۔

ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا انہیں شرف قبولیت بخشنا اور بشارات عطا کرنا نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی۔ دوسری طرف ہمارے غیر مبائعین دوستوں کا غوغہ کہ یہ بگڑ گئے ہیں۔ غالی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے خلاف چلتے ہیں۔

کیا کوئی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو غیر مبائعین کے خیالات پر ترجیح دے۔ اور خداء علیم کی باتوں کے آگے سر تسلیم خم کرے؟

میرے غیر مبائع بھائیو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑنا ہی تقویٰ اور یہی اسلام سکھاتا ہے ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

مطالبہ نمبر ۶۵

حضرت اقدس کو اپنی اولاد کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی۔ اور پھر آنحضرت صلعم نے تیرہ سو سال سے پیشگوئی بھی فرمادی کہ مسیحؑ کی اولاد صالح ہوگی۔ لیکن اس کے خلاف ان لوگوں کے متعلق جو کسی زمانہ میں آپؑ کی اولاد کی مخالفت کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت آپؑ کو بذریعۂ الہام کھلے کھلے طور پر بتا دیا کہ وہ کیسے ہونگے۔ (ملاحظہ ہو ماہ مارچ ۱۹۰۷ء کے الہام جو کہ ۱۳ تاریخ کے نیچے درج ہیں۔

لاہور میں ایک بے شرم ویلی لک ولا فلاک ان اللہ مع الصادقین ؎ ایک امتحان ہی بعض اسیں پکڑے جائینگے۔ اور بعض چھوڑے جائینگے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا ؎ مولوی محمد علی کو رویا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ غیر مبائع دوست انصاف کو مدنظر رکھ کر بتائیں کہ کیا ایسی لوگ حق پر ہو سکتے ہیں۔ اور

غیر احمدی مشن

رسالہ اتحاد بمبئی اور حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نادان مخالفین انبیاء سابق کے معاندین کی طرح آپؑ اور آپؑ کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں جن کو پڑھ کر ان کی قابل رحم حالت پر افسوس آتا ہے۔ رسالہ "اتحاد بمبئی" میں "قادیانی حضرات غور فرمادیں" کے عنوان سے مرزا قاسم بیگ صاحب گورنمنٹ پنشنر گجرات کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی الاصل ہونے سے انکار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اس کے ثابت کرنے کا چیلنج دیتے ہیں۔

مرزا صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو برلاس خاندان سے ہیں جو کہ فارسی خاندان نہیں۔ بلکہ چینی ہے۔

معترض صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کا جواب اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں دیدیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

؎ اور جیسا کہ بظاہر سمجھا گیا ہے۔ یہ خاندان مغلیہ خاندان کے نام سے شہرت رکھتا ہے۔ لیکن خدائے عالم الغیب نے جو دانائے حقیقت حال ہے۔ بار بار اپنی وحی مقدس میں ظاہر فرمایا ہے۔ کہ یہ فارسی خاندان ہے۔ اور مجھکو ابناء فارس کرکے پکارا ہے۔ جیسا کہ وہ میری نسبت فرماتا ہے۔

انّ الذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ ردّ علیھم رجل ممّن فارس شکر اللہ سعیہ۔

یعنے جو لوگ کافر ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔ ایک فارسی الاصل نے ان کا رد لکھا ہے۔ خدا اس کی اس کوشش کا شکر گذار ہے۔ پھر وہ ایک وحی میں میری نسبت فرماتا ہے۔ لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجل من فارس۔ یعنے اگر ایمان ثریا کے ساتھ معلق ہوتا۔ تو ایک فارسی النسل انسان وہاں بھی اس کو پا لیتا۔ پھر اپنی ایک اور وحی میں مجھکو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس یعنے توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔ ان تمام کلمات الٰہیہ سے ثابت ہے۔ کہ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے۔ نہ مغلیہ۔ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا ہے۔" پھر اس کے آگے اپنا شجرہ تحریر فرما کر فرماتے ہیں۔

"سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا دربیگ کا لقب کسی زمانہ میں بطور خطاب کے ان کو ملا تھا۔ جس طرح خان کا نام بطور خطاب دیا جاتا ہے۔ بہر حال خدا نے جو ظاہر فرمایا۔ وہی درست ہے۔ انسان ایک ادنے سی لغزش سے غلطی میں پڑ سکتا ہے۔ مگر خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔"

(دیکھو حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۷۸)

یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس سوال کا جواب۔

مرزا قاسم بیگ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی الاصل ہونیکا ثبوت طلب کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بھلا خدا تعالیٰ کی وحی سے بڑھکر اور کونسی قابل اعتبار شہادت ہو سکتی ہے؟

کئی ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ کہ جن کا علم انسان کو صرف خدا تعالیٰ کی وحی ہی سے ہوتا ہے۔ اور مومن کا فرض ہے۔ کہ اس پر صدق دل سے ایمان لائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

"ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون" یعنے قرآن شریف ان متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نمازیں پڑھتے اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔

دیکھو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرعون کے غرق ہونیکا واقعہ یوں بیان فرماتا ہے۔ حتیٰ اذا ادرکہ الغرق قال امنت لا الٰہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین" (یونس ع ۹) یعنے جب فرعون غرق ہونے لگا۔ تو کہنے لگا۔ کہ میں ایمان لایا۔ کہ سوائے اس خدا کے جس کو بنی اسرائیل مانتے ہیں۔ اور کوئی خدا نہیں۔ اور میں مسلمان ہوں۔

ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ فرعون نے ڈوبتی دفعہ ایسا کہا۔ سوائے اس بات کے کہ خدا تعالیٰ یہ کہہ رہا ہے۔ اس لئے یہ صحیح ہے اور اس پر ایمان لے آنا چاہیئے۔

اب اگر کوئی عیسائی یا آریہ جناب معترض صاحب سے پوچھے کہ بتاؤ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ فرعون نے ایسا کہا تھا؟ تو جواب جناب معترض صاحب اس کو دینگے۔ وہی ہماری طرف سے اس سوال کا جواب سمجھ لیں۔

ما ھو جوابکم فھو جوابنا

اسی طرح مشکوٰۃ باب الفتن میں ایک حدیث آتی ہے۔ جس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب" الخ الحدیث یعنے کوئی نبی نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔

اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہر ایک نبی نے واقعی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے؟ سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ فرمایا ہے۔ اور آپ مخبر صادق ہیں اس لئے آپ کا کہنا ماننا چاہیئے۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی مخبر صادق ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ ایسی باتیں بیان نہ کریں۔ جن کا ہمارے پاس بظاہر کوئی ثبوت نہ ہو۔ تو وہ مخبر صادق کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے۔

ہمارے اس جواب پر کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کو کلام الٰہی ہی نہیں مانتے۔ اس لئے آپ کا یہ جواب ہم پر حجت نہیں۔ تو اس کے جواب میں عرض یہ ہے۔ کہ فرعون کے ایمان والے سوال کے جواب پر بھی تو ایک آریہ یا عیسائی کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم تو قرآن کو کلام الٰہی مانتے ہی نہیں۔ ہمپر جواب حجت نہیں ہو سکتا۔ تو اس کا جو جواب جناب معترض صاحب دینگے۔ وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ہزاروں دلائل بینہ ہماری طرف سے دیئے جا چکے ہیں۔ جن سے شمس نصف النہار کی طرح یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول تھے۔ اور آپ کی وحی کلام الٰہی تھی۔

اس پر مرزا صاحب یہ اعتراض کرینگے۔ کہ اگر اس کے پرکھنے کے لئے (حضرت مسیح موعودؑ فارسی الاصل ہیں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا پرکھنا لازمی ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعودؑ کا فارسی الاصل ہونا آپ کی صداقت کی دلیل نہ ٹھیری۔ کیونکہ یہ خود محتاج ثبوت ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سوال کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ یہ دلیل بن سکتی ہے۔ اور ایسی دلیل کو "دلیل مرکب" کہتے ہیں۔ یعنے وہ دلیل جو کسی دوسری دلیل کا نتیجہ ہو (ایک دلیل کے نتیجہ کو پھر دلیل بنا کر ایک نیا نتیجہ نکالنا)

اب دیکھئے اسجگہ ہمنے دلائل سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نبی ہیں۔ اس لئے آپ کی وحی کلام الٰہی ہے۔ اسلئے آپ فارسی الاصل والنسل ہیں۔ اب اس نتیجہ کو (حضرت مسیح موعودؑ فارسی النسل ہیں) پھر دلیل بنایا۔ اور کہا۔ کہ چونکہ آپ فارسی النسل ہیں۔ اس لئے آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث "لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من اھل فارس" کے مصداق ہیں۔ فافہم وتدبر وتشکر۔

ایسا ہی رسالہ "اتحاد" بمبئی بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون "مذہب قادیانی سے مقدس اسلام کی بیزاری" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مضمون کیا ہے۔ راقم مضمون کی قابلیت اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے لٹریچر سے ناواقفیت کا نمونہ ہے۔

آپ "مرزا غلام احمد قادیانی کی مختصر لائف اور انکے ایمان وعقائد کا بیان" کی سرخی کے نیچے یوں گل افشانی فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں پنجاب کے ایک گاؤں قادیان میں مرزا حکیم غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم کے صاحبزادگان میں سے مرزا غلام احمدؑ صاحب بھی تھے۔ جنھوں نے ابتدائی تعلیم عربی۔ فارسی اور قدرے انگریزی کی بعض لوگوں سے حاصل کر کے فکر معاش میں توجہ کیا۔ تو کچھ دنوں تک لاہور کے کسی آفس کی کلرکی کے منصب پر ممتاز رہے"

سبحان اللہ! کیا سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر اور حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی سے واقفیت ہے حیرت ہے۔ کہ جو شخص کسی کے متعلق یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ وہ کون تھا؟ اس کے باپ کا کیا نام تھا؟ اور اس نے عمر کس طرح گذاری؟ وہ اس شخص کی سوانحعمری کس طرح لکھنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

نہ تو حضرت مسیح موعودؑ کے والد ماجد کا اسم مبارک "غلام مصطفےٰ" تھا۔ نہ آپ نے بعض لوگوں سے قدرے انگریزی پڑھی" اور نہ ہی آپ "لاہور کے کسی دفتر" میں ملازم ہوئے۔ کیا رسالہ "اتحاد" ان باتوں کا ثبوت بہم پہنچائیگا؟

مسلمانو ایک ہو جاؤ اور نیک ہو جاؤ

(از شیخ عبدالحکیم صاحب شملوی ممبر انجمن ترقی اسلام قادیان)

قوموں پر انقلاب آئے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں آئے ہیں۔ اور کوئی بھی قوم مرور زمانہ کی دست برد سے نہیں بچی۔ قانونِ قدرت اس امر پر گواہ ہے۔ ہر روشنی کے بعد تاریکی اور پھر روشنی۔ ہر بہار کے بعد خزاں اور پھر بہار ہے۔ غرض دنیا ایسطرح چلی آرہی ہے۔ اور چلی جائے گی۔ قومیں بنی ہیں۔ اور بگڑی بھی۔ لیکن ایسی شاید ہی کوئی قوم بگڑی ہو جیسے مسلمانانِ ہند آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے وہ اسی زمین ہند میں مالک تخت و تاج تھے۔ اور دنیا میں ایک معزز اور ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ اور اس میں کس کو کلام ہے کہ مسلمانانِ عالم آج بھی ویسے ہی معزز اور ممتاز ہیں۔ کون کہتا ہے کہ افغانستان آج ویسی ہی ممتاز اور معزز حکومت نہیں جیسی کوئی اور غیر مسلم حکومت۔ اور کون کہتا ہے۔ کہ ایران ایسی ہی معزز سلطنت نہیں۔ جیسی کوئی اور مشرقی یا مغربی حکومت۔ لیکن باوجود اس کے مسلمانِ ہند کی ذلت کا کس کو انکار ہو سکتا ہے جن کی کوئی آواز نہیں جو باوجود سات کروڑ نفوس ہونے کے بوجہ اپنے انتشار اور عدم اتحاد ذلیل ترین زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں باوجود اپنے وہ اصول اور قابلیت رکھنے کے جو دنیا کی کسی منتظم سے منتظم جماعت میں پیدا ہیں۔ وہ اس ذلت اور مسکنت کے شکار ہو رہے ہیں۔ جس کے تصور روح فرسا سے کوئی دردمند دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بالمقابل اس کے انکی ہمسایہ قوم ہندو باوجود صدیوں سے محکوم رہنے کے اور ہمیشہ سے غلامی کا طوق گلے میں رکھنے سے اور دنیا میں ایک بھی مملکت نہ رکھنے کے متحد ہو رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھکر عظیم الشان مذاہبی عقائد میں اختلاف رکھنے کے ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ملاپ اور سنگھٹن کے راگ الاپ رہے ہیں۔ بلکہ میدان عمل میں اتر آئے ہیں۔ وہ لوگ جو عقائد کے لحاظ سے سینکڑوں فرقوں میں منقسم ہیں۔ جو ذات پات کی لاینحل مصیبتوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ایک سٹیج پر آج جمع ہو رہے ہیں۔ تو کیا تعجب کا مقام نہیں۔ کہ مورتی پوجا کا منڈن و کھنڈن کرنیوالے تو ایک جا جمع ہو سکیں ویدوں کے ماننے اور رد منکارنے والے تو اک پیالہ و ہم نوالہ ہو سکیں۔ لیکن اگر نہیں ہو سکتے۔ تو ایک خدا کو ماننے والے ایک کتاب کو ماننے والے ایک رسولؐ کو ماننے والے اور ایک قبلہ کی طرف رُخ کرنیوالے پس اس قوم کی تباہی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ جو اتحاد کے اعلےٰ ترین کو ڈر کہتی ہوئی اور دنیا میں ایک عظیم الشان طاقت رکھتی ہوئی ان کی نعمار سے محروم ہے۔ اور اپنی طاقت سے بے خبر ہے۔

پس مسلمانانِ ہند اپنی حالت پر غور کریں۔ کہ وہ جن کے کروڑوں بھائی آزاد مسلمان حکومتوں کے مالک ہیں۔ اور ہر ملک میں آج اس گئے گذرے زمانہ میں بھی مقتدر حیثیت رکھتے ہیں۔ انکے ہندی مسلمان بھائی اسطرح ذلیل سمجھے جائیں۔ یہ مسلمانانِ ہند کی اپنی شومئی قسمت ہے۔ کہ وہ اس طرح گڑھے میں پڑے ہیں۔ اور اپنی طاقت و قوت سے بے خبر ہیں۔ اور اپنی ظالم ہمسایہ قوم کا تختہ مشق بن رہے ہیں۔ اگر آج مسلمانانِ ہند اپنی بے غیرتی کا بدترین ثبوت نہ دے چکے ہوتے۔ اور اپنی توقیر ہندو مسلم اتحاد میں نہ کھو چکے ہوتے۔ تو کیا مجال تھی کہ ایک دنیا کا نہایت گندہ دہن پلید نفس انسان علیہ علیہ آج اسلام کے ہادی اور کروڑوں انسانوں کے مقتدا و رسولؐ خدا پر تمسخر اڑاتا۔ وہ وجود جو دنیا کی رستگاری کا موجب ہوا۔ اور کروڑوں انسانوں کو باخدا انسان بنانے کا موجب ہوا۔ آج مسلمانانِ ہند کی بے غیرتی کے باعث پلید لوگوں کی زبانوں سے گالیاں دیا جا رہا ہے۔ نہ اس لئے کہ اس وجود سے ہندوؤں کو دشمنی ہے۔ وہ تو تیرہ سو سال ہوئے گذر بھی گیا۔ بلکہ مسلمانوں کی محض دل آزاری کی وجہ سے۔ ورنہ یہی ہندو اور دوسری اقوام کے لوگ اس راستباز انسان کے متعلق جس کا نام محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اپنی رائیں شائع کر چکے ہیں۔ (دیکھو کتاب برگزیدہ رسول) پس آج اگر مسلمانانِ ہند ہوش میں ہوتے تو "رنگیلا رسول" جیسی حیا سوز کتابیں اور "ورتمان" رسالہ امرتسر کے دریدہ دہن جیسے فحش مضمون شائع نہ ہوتے۔ پس ہم مسلمانوں کو

دعوت عمل

دیتے ہوئے جگاتے ہیں۔ کہ آؤ ذرا خالی الذہن ہو کر غور کرو کہ تمہارا انتشار تمہیں کہاں سے کہاں لے جا رہا ہے۔ آج تمہاری اتنی بڑی جماعت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے رہی۔ آج تمہارے املاک تمہارے کچھ کام نہیں آرہے۔ تمہیں نہیں بلکہ تمہارے آقا و مولا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی ازواج مطہرات کو فحش گالیاں دیجاتی ہیں۔ اور تم ٹس سے مس نہیں ہوتے اور تم جواب تک نہیں دے سکتے۔ یہ سب کیوں ہوا۔ اس لئے اور صرف اس لئے کہ تم میں اتحاد نہیں۔ اتفاق نہیں۔ تم میں وہ غیرت نہیں جس سے قومی زندگی باقی رہا کرتی ہے۔ بتوں کے پوجاری اور روح و مادہ کو خدا جاننے والے تو ایک ہو جائیں۔ برہمن و شودر تو ایک ہو جائیں۔ چھتے کہ برہمن اور چمار ایک ہو جائیں۔ لیکن اگر ایک نہ ہو سکیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو مسلمان ایک نہ ہو سکیں۔ سچ کہو۔ یہ کیسا اسلام ہے۔ اور کیسی مسلمانی ہے۔ للہ ذرا اپنی حالتوں پر غور کرو اور وقت کو پہچانو۔

ایک زمانہ گذرتا ہے۔ دنیا اتفاق اتفاق پکار رہی ہے۔ اور فی الحقیقت کوئی قوم آج دنیا میں بغیر اتفاق زندہ نہیں رہ سکتی۔ جو بہ حیثیت قوم منتظم نہ ہو۔ یکجا جمع نہ ہو۔ اس میں اخوت ملی نہ ہو۔ پس مسلمان بھی انکے دیکھا دیکھی اتفاق اتحاد پکارتے ہیں۔ لیکن افسوس ان کا پکارنا صرف آہ و فغاں تک محدود ہوتا ہے۔ اور عملاً کچھ بھی نہیں۔ ان کی حالت جمود بدستور ہے اور مصیبتیں برقرار۔ یہ اس لئے کہ وہ اتحاد پکارتے ہیں۔ لیکن سمجھتے نہیں۔

مسلمانانِ ہند نے بدقسمتی سے اتحاد کو سمجھا ہی نہیں۔ وہ اپنے زعم میں اتحاد سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ اگر حنفی دعوت اتحاد دیتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ باقی مسلمان حنفی المذہب ہو جائیں۔ اگر اہلحدیث دعوت اتحاد دیتا ہے۔ تو باقی مسلمان اہلحدیث ہو جائیں۔ اگر احمدی دعوت اتحاد دیتا ہے۔ تو باقی مسلمان احمدی ہو جائیں۔ تب اتحاد ہوگا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ حنفی حنفیت پر اور احمدی احمدیت پر قائم رہکر اسلام کی یکساں خدمت کر سکتے ہیں۔ اور مسلمانانِ ہند کی قومیت کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور متحد ہو سکتے ہیں۔ پس آج ہم مسلمانوں کو

اتحاد بین المسلمین

کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ جو نہ صرف ہندوستان میں اور اکناف عالم میں اسلام کے بول بالا کرنیکا موجب ہوگا۔ بلکہ مسلمانوں کی اقتصادی اور تمدنی اور مذہبی حالت کے سنوارنے کا بھی واحد ذریعہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

کون نہیں جانتا۔ کہ اسلام کو رب العالمین نے دنیاوی طاقتوں کا محتاج نہیں چھوڑا۔ اور کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو اسلام نے وہ بیش بہا خزانہ عطا کیا ہے۔ جو دوسرے کسی مذہب نے اپنے پیروؤں کو نہیں دیا۔ اسلام نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ (نمازوں کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کو ادا کرو)

کہ وہ ہر سال اپنے اموال میں سے چالیسواں حصہ ایک جگہ جمع کریں۔ اور یہ رقم خدمت دین خدمت قوم۔ قوم کی تعلیم و تربیت پر صرف کریں۔ پس کس قدر وسیع کا مقام ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند جن کی ہر سال کئی کروڑ روپیہ زکوٰۃ بنتی ہے۔ اس فقر و فاقہ اور سوراج کو اپنے ہاتھوں دھکے دے رہے ہیں۔ جو اُن پر فرض کیا گیا تھا۔ کہ اس کو قائم کریں۔ اے کاش مسلمان اللہ تعالےٰ کے اس حکم کی پیروی کرتے۔ تو آج یہ قسم بہترین ہاتھوں میں پڑ کر مسلمانوں سے ادبار اور نحوستوں کی گھٹائیں دور کر دیتی۔ اور ان کی مصیبتوں کا خاتمہ کر دیتی۔

چھوت چھات کا بھوت

دوسرا مسلمانانِ ہند اپنا کروڑہا روپیہ ہر سال اپنے ہموطن ہندو بھائیوں کی جیبوں ہندوؤں کے گھروں میں پہنچا کر ذلت کے علاوہ اپنی فلاکت بھی مول لے رہے ہیں۔ اور ہندو مسلمانوں ہی کی پیدا کردہ گرم بازاری سے انہیں پر چھری چاقو سے دانت تیز کرتے ہیں۔ اے کاش کہ مسلمان اپنی کھلی کھلی ذلت کو ہی پہچانتے۔ اور وہ بھی ہندوؤں سے ویسی ہی چھوت چھات کرتے۔ جیسی وہ ان سے کرتے ہیں۔ تو دو سال کے اندر ہی ہندوؤں کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔ ہندو سات سو سال سے مسلمانوں کو چھوت کے ذریعہ چوس رہے ہیں۔ اور ان کی تجارت کا خاتمہ کر چکے ہیں۔ پس آج مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان سے نجات پانے کے لئے وہ بھی چھوت چھات اختیار کریں۔ جو عوض معاوضہ کلم خدا رد کا مصداق ہوگا۔ اور کم از کم سات سو سال تک تو مسلمانوں کو حق حاصل ہے۔

پس ہم مسلمانوں کو مندرجہ بالا دو امور کی طرف بڑے زور سے متوجہ کرتے ہیں۔ اور اوس ہستی کا واسطہ دیتے ہیں۔ جس کے قبضۂ قدرت میں قوموں کی حیات اور ممات ہے کہ وہ دونوں باتوں پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو وہ دیکھیں گے کہ تین سال کے اندر اندر ہندوستان کی فضا بدل جائے گی۔ اور ان کی ہمسایہ قوم جو اس وقت ان کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے۔ دیکھے گی۔ کہ شیر جس کو خوابیدہ دیکھکر انہوں نے حملہ کر دیا تھا۔ اب بیدار ہو چکا ہے۔ اور ان کی بھیڑ بکری کا شکار کر رہا ہے۔

بالآخر میں مضمون کو ختم کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں سے التجا کرتا ہوں۔ کہ آج اپنے عمل سے ہمسایہ قوموں پر ثابت کر دو۔ کہ مسلمان ایسے بے وقوف نہیں۔ کہ ایک خدا ایک کتاب ایک رسولؐ ایک قبلہ کو مانتے ہوئے اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یقیناً وہ اکٹھے ہیں۔ اور مخالفین اسلام کے مقابلہ میں وہ ایک ہیں۔

واٰخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

نوٹ:۔ تمام مسلم اخباروں اور رسالوں سے التجا ہے۔ کہ وہ اس مضمون کو اپنے اخباروں اور رسالوں میں جگہ دیکر ثواب اجر ہوں۔

اعلےٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی پشاوری لنگیاں بحساب دو روپیہ چار آنہ فی گز۔ اور ہر قسم کی مشہدی کناویز۔ عورتوں کے سوٹ کے لئے فی گز ۱۴ فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیجائے گی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائے گی۔

احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور نسبتاً ارزاں ارسال ہوگا۔

میسرز محمد و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب پوسٹماسٹر قادیان مجسٹریٹ کی حیثیت میں

فاروق کی گذشتہ اشاعت میں چند موصولہ شکایات کی بناء پر جو ایک نوٹ صفحہ ۲ پر "ڈاکخانہ قادیان کا عملہ" کے عنوان سے سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان کی خدمت میں لکھکر پیش کیا گیا تھا۔ وہ ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ کس نیک نیتی اور ہمدردی سے خاکسار ایڈیٹر نے بجائے اعلےٰ حکام ڈاکخانہ کے نوٹس میں لانے کے سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان کو ہی توجہ دلانی مناسب سمجھی۔ ہمارا خیال تھا کہ سب پوسٹماسٹر صاحب اگر سنجیدگی سے اس پر نظر ڈالتے۔ تو ہمارے مشکور ہوتے۔ اور جن امور کی طرف انکو توجہ دلائی گئی تھی۔ ان پر کاربند ہوکر احمدیہ پبلک کو شکریہ کا موقعہ دیتے۔ مگر نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ صاحب موصوف نے وہ راہ اختیار فرمائی۔ جو نہایت ہی نامناسب اور بات کو بڑھانیوالی ہے۔ جس شخص نے فاروق کا نوٹ پڑھا ہے۔ وہ یقینی طور پر اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ اس نوٹ میں محکمہ ڈاک کے متعلق ایسی کوئی شکایت درج نہیں ہوئی۔ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ سب ملازمان ڈاکخانہ کے بعض حالات کے متعلق ہے۔ جس کے جواب میں صرف دو صورتیں ہونی چاہیئے تھیں۔ اوّل یہ کہ اگر اس میں عملہ ڈاک خانہ کی ذاتی ہتک ہوئی تھی۔ تو وہ ذاتی طور پر ایڈیٹر فاروق کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتے۔ یا پھر دوسری صورت یہ ہوتی۔ کہ اپنے حکام بالا کے سامنے وہ نوٹ پیش کرکے ان سے کوئی باضابطہ حکم لیکر یا اجازت حاصل کرکے اسپر عمل کرتے لیکن ان صحیح اور جائز حقوق کو چھوڑ کر سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے ناجائز رعب ڈالنا چاہا ہے۔ اور اپنے آپکو ایک مجسٹریٹ کی حیثیت میں سمجھکر مندرجہ ذیل ناواجب نوٹس مجھے دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

سب پوسٹماسٹر کا نوٹس

سب پوسٹماسٹر صاحب نے مجھے نوٹس میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ تم نے جو اپنے اخبار مورخہ ۶ جولائی ۱۹۲۸ء کے صفحہ ۲ کالم اوّل اور کالم ۳ کی سطر ۲۶ میں عملہ ڈاک خانہ کے متعلق لکھا ہے۔ اس کی بابت گزارش ہے۔ کہ آپ اپنے مفروضہ بیانات کے متعلق جو آپنے میرے اور میرے ماتحتوں کے بارے میں لکھے ہیں۔ **فوراً ثبوت** پیش کریں۔ یا مجھے فوراً اطلاع دو کہ آپ اپنے الفاظ کو فاروق کی سب سے پہلی اشاعت میں واپس لے لینگے ورنہ حکام بالا کی خدمت میں یہ معاملہ بھیجا جائے گا۔ تاکہ وہ مناسب کارروائی کریں۔ اور یہ نہایت ضروری ہے کہ اس کا جواب دو دن کے اندر مجھے پہنچنا چاہیئے ورنہ اس نوٹس کی حیثیت کیا ہے؟ آیا یہ کوئی قانونی نوٹس ہے یا محکمہ ڈاک کے قواعد کے ماتحت؟ سو جہاں تک ہم جانتے ہیں۔ یہ کوئی باضابطہ قانونی نوٹس تو نہیں ہے اور نہ ہی ہم اس کو محکمہ ڈاک کے قواعد کے ماتحت سمجھتے ہیں۔ قانونی نوٹس تو عدالت کی چارہ جوئی کے متعلق ہوتا ہے لیکن اس کی وہ حیثیت نہیں۔ محکمانہ نوٹس حکام بالا کی اجازت یا خود حکام بالا کی طرف سے ہوتا۔ تو ہم سمجھتے کہ کسی قا[illegible] کے ماتحت ہے۔ خود بخود ایسے نوٹ کے متعلق جو کہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب اور ان کے ماتحت عملہ کی حالت کا مظہر ہو نہ کہ ڈاکخانہ کی کسی شکایت پر مبنی۔ اس کے جواب میں سب پوسٹماسٹر یا کسی ماتحت عملہ ڈاک خانہ قادیان کو کوئی تحریر سرکاری فارم پر بلا ٹکٹ رجسٹری کرکے بھیجنے کا یقیناً حق نہیں ہے۔ یہ ڈاک خانہ کے فارموں اور ڈاکخانہ کا ناجائز استعمال ہے جسکی بابت ڈاکخانہ کے افسران بالا دریافت کرسکتے ہیں۔ کہ سب پوسٹماسٹر صاحب نے کس اتھارٹی پر ڈاکخانہ کے فارم سرکاری کو استعمال کرکے اور بلا ٹکٹ و فیس رجسٹری ڈاک ادا کئے۔ ایسا نوٹس دیا۔ ہمارے خیال میں ایسا نوٹس ڈاکخانہ کی طرف سے دینے کیلئے ان کو افسران بالا سے ضرور اجازت حاصل کرنیکی ضرورت تھی۔ بہرحال یہ امر صحیح ہے۔ کہ ہمنے جو کچھ عملہ ڈاک خانہ قادیان کے متعلق لکھا ہے۔ وہ بجا اور درست ہے۔ اور انشاء اللہ ضرورت کے وقت یہ سب ثبوت دیئے جائیں گے سب پوسٹ ماسٹر کوئی مجسٹریٹ نہیں ہیں۔ کہ انکی عدالت میں ہم فوراً ثبوت حاضر کردیں پس اپنے نوٹ کے ایک لفظ کو بھی ہم واپس لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہماری طرف سے سب پوسٹماسٹر صاحب کو کھلی اور عام اجازت ہے۔ کہ وہ جو چاہیں اس کے متعلق کارروائی کریں۔ ہم انکو نہیں روکتے۔ البتہ اتنا عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ ان باتوں کو سامنے رکھکر قدم اٹھائیں کہ وہ کون سے ڈاک خانہ کے ملازم ہیں جو والی بال کھیلنے کیلئے اس فریق کے ساتھ جاتے ہیں۔ جن کی علانیہ مخالفت امام جماعت احمدیہ اور احمدیوں سے ہے؟ اور وہ کون ہیں۔ جو انکے مکان میں ڈاک خانہ سے فارغ ہوکر گھنٹوں بیٹھتے اور احمدیوں کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں؟ اور وہ کون سے ملازم ڈاکخانہ ہیں جو لڑائیاں لڑتے اور مارپیٹ کرتے ہیں؟ اور وہ کون سے اصحاب ڈاکخانہ ہیں جو سلسلہ کے اخبارات کو ڈاکخانہ میں پہنچتے ہی سب سے اول اول لوگوں کے ہاتھ میں پہنچاتے ہیں۔ جن کی سلسلہ کے ساتھ علانیہ بزدآزمائی ہے۔ اور جو رات دن انہی منصوبوں میں رہتے ہیں۔ کہ میل کا بیل بنا کر جماعت قادیان اور امام سلسلہ ایدہ اللہ بنصرہ کو بدنام کریں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ان لوگوں کا تعلق اور میل ملاپ جو گورنمنٹ کی ملازمت میں ہوں۔ اور جن کی نظر میں رشتہ لوگ یکساں ہونے چاہئیں کہاں تک پبلک کی نظر میں شبہ اور خوفناک نتائج پیدا ہونیکا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ چونکہ اخبار میں اسدفعہ اتنی گنجائش نہیں۔ کہ ہم شکایات عملہ ڈاکخانہ کا باب حسب وعدہ اشاعت گذشتہ کھولدیں۔ اسلئے آئندہ اشاعتوں پر اسکو ملتوی رکھتے ہیں۔ ناظرین اسکا انتظار کریں۔

مشینری زراعتی آلات و سامان آہنی

پٹالہ کی مشہور و معروف پارہ کترنے کی مشین۔ آہنی رہٹ۔ (ہرٹ) نہری اونچی رقبہ اراضی کے لئے چھلاریں۔ زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل۔ خراس (پیل چکی)۔ بیلنہ جات۔ چاولوں کی مشین (رائس ملز) سیویاں پھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کے لئے ہمارے بالتصویر فہرست طلب فرمائیے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے۔ پیتل وغیرہ کا کام پیٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

ملنے کا پتہ

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگز پٹالہ پنجاب